احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | یکم۔ فروری 1997ء

روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 26 | ہفتہ 22 رمضان۔ 1417ھ یکم تبلیغ 1376ہش یکم فروری 1997ء

ان افراد کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں

تمام ادارہ جات و افراد جماعت احمدیہ مبائعین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل افراد کا جنہوں نے احمدیوں کے لئے مخصوص کی گئی اقلیتی نشستوں پر انتخاب میں بطور امیدوار۔ تجویز کنندہ یا تائید کنندہ حصہ لیا ہے کا جماعت احمدیہ مبائعین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۱۔ ملک قیم الدین خالد ۲۔ طاہر آفتاب

(ناظر امور عامہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ جب انسان جذباتِ نفس سے پاک ہوتا اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے' اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا بلکہ ہر ایک فعل خدا کی منشاء کے مطابق ہوتا ہے۔ جہاں لوگ ابتلاء میں پڑتے ہیں وہاں یہ امر ہمیشہ ہوتا ہے کہ وہ فعل خدا کے ارادہ سے مطابق نہیں ہوتا۔ خدا کی رضا اس کے برخلاف ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے چلتا ہے۔ مثلاً غصہ میں آکر کوئی ایسا فعل اس سے سرزد ہو جاتا ہے جس سے مقدمات بن جایا کرتے ہیں۔ فوجداریاں ہو جاتی ہیں' مگر اگر کسی کا یہ ارادہ ہو کہ بلا استصواب کتاب اللہ اس کا حرکت و سکون نہ ہو گا اور اپنی ہر ایک بات پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ تو یقینی امر ہے کہ کتاب اللہ مشورہ دے گی۔ (-) اگر ہم یہ ارادہ کریں کہ ہم مشورہ کتاب اللہ سے لیں گے' تو ہم کو ضرور مشورہ ملے گا' لیکن جو اپنے جذبات کا تابع ہے۔ وہ ضرور نقصان ہی میں پڑے گا۔ بسا اوقات وہ اس جگہ مواخذہ میں پڑے گا۔ سو اس کے مقابل اللہ نے فرمایا کہ ولی جو میرے ساتھ بولتے چلتے کام کرتے ہیں۔ وہ گویا اس میں محو ہیں۔ سو جس قدر کوئی محویت میں کم ہے۔ وہ اتنا ہی خدا سے دور ہے' لیکن اگر اس کی محویت ویسی ہی ہے جیسے خدا نے فرمایا تو اس کے ایمان کا اندازہ نہیں۔ ان کی حمایت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) جو شخص میرے ولی کا مقابلہ کرتا ہے وہ میرے ساتھ مقابلہ کرتا ہے۔ اب دیکھ لو کہ متّقی کی شان کس قدر بلند ہے اور اس کا پایہ کس قدر عالی ہے۔ جس کا قرب خدا کی جناب میں ایسا ہے کہ اس کا ستایا جانا خدا کا ستایا جانا ہے تو خدا اس کا کس قدر معاون و مددگار ہو گا۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 9)

انسان کو بنیادی طور پر نیکی کی صلاحیتیں دی گئی ہیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

بنیادی چیز جو یہاں ہمیں بتائی گئی ہے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو نیکی کی طاقتیں دیں اور اس کو یہ اختیار بھی دیا کہ ان کو نیکی کی راہوں پر خرچ کرنے کی بجائے بدی کی راہوں پر خرچ کرے۔ لیکن وہ طاقتیں دی اس لئے گئی تھیں کہ وہ نیکی کی راہوں کو اختیار کرے۔ انسان کو ان فطری صلاحیتوں کے علاوہ اس مجموعے کے علاوہ بنیادی طور پر ایک اور چیز بھی دی گئی تھی اور وہ چیز تھی۔ دعا کرنے کی طاقت اور سمجھ۔ طاقتیں خواہ کتنی ہی اچھی اور کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہوں۔ مثلاً کسی کا ذہن کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو جب تک یہ دوسری چیز یعنی دعا کی طاقت شامل نہ ہو اس کا ذہن صحیح نشوونما حاصل نہیں کر سکتا۔

پس یہاں یہ فرمایا کہ انسان بنیادی طور پر نیکی کی ساری صلاحیتیں رکھتا ہے اور بنیادی طور پر وہ صاحب اختیار بھی ہے لیکن اس کی وجہ سے اس میں بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں اس کو ہم بعض دفعہ تلون کے لفظ سے بیان کرتے ہیں اور میں نے ذرا تفصیل سے بیان کر دیا ہے کہ ہلوع کے لفظ میں لغوی لحاظ سے دونوں معنے پائے جاتے ہیں کہ صبر کے وقت صبر نہ کرنا اور سخاوت کے وقت بخل سے کام لینا اور ان دونوں کو اگلی آیتوں میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔ (--) بے

باقی صفحہ 7 پر

دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تصحیح

○ روزنامہ الفضل مورخہ 30- جنوری 1997ء میں صفحہ نمبر3 پر زندہ جاوید اسماء گرامی کے نام سے جو مضمون شائع ہوا ہے اور جس کی دوسری قسط آج یکم فروری کے شمارے میں شائع ہو رہی ہے اس میں حوالہ درست کر لیا جائے یہ اسماء گرامی کتاب "انجام آتھم" میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے شائع فرمائے تھے۔

(ادارہ)

ولادت

○ مکرم چوہدری وحید احمد صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت صاحب نے از راہ شفقت نجید احمد تجویز عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد ابراہیم خادم درویش کا پوتا اور مکرم رشید احمد ضیاء صاحب اکاؤنٹنٹ دارالقضاء کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔

درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ عرصہ دراز سے بعارضہ فالج بیماری چلی آ رہی ہیں۔ اس بابرکت مہینہ میں قارئین الفضل سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔

○ حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتوں مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ جنوبی چھاؤنی لاہور اور امین الرشید (سویڈن) ابن مکرم عبدالمجید ڈوگر دارالبرکات ربوہ کو بیٹوں سے نوازا۔ مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ کے بیٹے محمد مفلح کی پیدائش لاہور میں 97-1-13 کو ہوئی۔ نومولود مکرم محمد یعقوب صاحب لاہور کا نواسہ ہے۔ مکرم امین الرشید کے بیٹے مصیب امین کی پیدائش 96-9-24 کو گوٹن برگ سویڈن میں ہوئی نومولود مکرم مقصود احمد اٹھوال ربوہ کا نواسہ ہے اور وقف نو میں شامل ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان بچوں کو سعادت مند باعمر اور خادم دین بنائے۔

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

یکم- تبلیغ 1376 ہش یکم - فروری 1997ء

جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج

جیسا کہ ہم جانتے ہیں جسمانی بیماری اس بات کا نام ہے کہ انسان تندرست نہ ہو۔ جو کچھ وہ صحت کی حالت میں کر سکتا ہے وہ نہ کر سکے۔ جسم کے کسی ہی حصے میں کوئی خرابی پیدا ہو جائے یا کوئی ایسی خرابی پیدا ہو جو اس کے سارے جسم کو متاثر کرتی ہو تو اس کا نام جسمانی بیماری رکھتے ہیں۔ جہاں تک روحانی بیماری کا تعلق ہے ہر وہ بات جو ہمیں نیکی سے دور لے جائے جس میں ہم خدا تعالیٰ کی ہدایات کو چھوڑ کر کسی اور کی ہدایت پر عمل کرنے لگیں اسے روحانی بیماری کہا جا سکتا ہے۔ جس طرح جسمانی بیماری ہمارے جسم کو کمزور کر دیتی ہے اسی طرح روحانی بیماری ہماری روح سے طاقت چھین لیتی ہے اور اسے نڈھال بنا دیتی ہے۔ ان دونوں قسم کی بیماریوں سے چھٹکارا اور از حد ضروری ہے۔ البتہ ان دونوں بیماریوں میں ایک فرق بہت نمایاں ہو کر سامنے آتا ہے اور وہ یہ کہ جب کوئی جسمانی بیماری لاحق ہوتی ہے تو ہمیں خود بھی پتہ چلتا ہے اور دوسروں کو بھی اس بات کا علم ہو جاتا ہے کہ ہمیں کوئی بیماری لاحق ہو گئی ہے۔ اور ہم اس بیماری سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہر قسم کی تگ و دو کرتے ہیں۔ بیماری چھوٹی ہو یا بڑی اس سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے ہم ایسے لوگوں کی طرف رجوع کرتے ہیں جو جانتے ہیں کہ بیماریوں کا علاج کس طرح کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ہم اپنی غفلت کی وجہ سے بیماری کا علاج نہیں بھی کرتے۔ سوچتے رہتے ہیں کہ بیماری کوئی ایسی تو نہیں ہے۔ چھوٹی سی ہے۔ یا یہ بھی سوچتے ہیں کہ فرصت ہو گی تو اس کی طرف توجہ دیں گے۔ لیکن عام طور پر اس غفلت کے اثرات اچھے نہیں نکلتے۔ وہ بیماری مستقل آزار بن جاتی ہے یا وہی بیماری جو پہلے چھوٹی تھی بڑی بیماری کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور ایسی صورت میں ہم یقیناً اس کے علاج کے لئے ہر قسم کی تگ و دو کرتے ہیں۔

روحانی بیماری کے متعلق یہ فیصلہ کرنا کسی حد تک مشکل ہو جاتا ہے کہ اس بیماری نے ہماری روح کی طاقت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ ہم ایک کام کرتے چلے جاتے ہیں اور یہ محسوس ہی نہیں کرتے کہ اس کی مضرت رسانی کیا ہے۔ ہمارے اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ ہم کس طرح خدا سے دور ہوتے چلے جاتے ہیں کس طرح ہماری روح پژمردہ ہونے لگتی ہے اور کس طرح نیکیوں کا میلان ہم سے چھن جاتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جھوٹ بولتا ہے۔ جھوٹ بولنے کی اسے عادت پڑ جاتی ہے۔ اگرچہ بظاہر وہ یہ بات جانتا ہے اور لوگ بھی اسے کھول کھول کر اس بات کے نتائج بتاتے ہیں کہ جھوٹ اچھا نہیں ہے لیکن وہ بولتا چلا جاتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ اس کی روحانی زندگی پر برے اثرات پڑ رہے ہیں۔ اس کی روح کمزور ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ سے اس کا تعلق کم ہو رہا ہے وہ غلط راستے پر چل نکلا ہے۔ اس صورت میں صرف غفلت اسے علاج سے دور نہیں رکھتی بلکہ اس کی عادت اور لاعلمی اسے دور رکھتی ہے۔

بعض لوگوں کو گالیاں دینے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ بات بات پر گالی نکالتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ان گالیوں کے معنے وہ نہیں جو وہ منہ سے کہتے ہیں لیکن گالی بہرحال گالی ہے۔ اور گالی کا نکالنا کسی طرح بھی روحانیت کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ ایک ایسا کام کر رہے ہیں جو ان کی روحانیت کو بری طرح متاثر کر رہا ہے۔

اسی طرح اور برائیاں ہیں۔ ہم غیبت کرتے ہیں اور غیبت میں ہمیں مزا آنے لگتا ہے۔ ہم بڑے چٹخارے لے لے کر دوسروں کے متعلق ایسی باتیں کرتے ہیں جو ان کا وقار کم کرنے کا باعث ہوں اور غیبت کر کے ہم خوش ہوتے ہیں۔

جسمانی بیماری لاحق ہو جائے تو کوئی شخص خوش نہیں ہوتا لیکن روحانی بیماری لاحق ہو جائے تو بعض دفعہ وہ اس کی خوشی کا باعث بھی بن جاتی ہے۔ اس لئے روحانی بیماریوں کا علاج جسمانی بیماریوں کے علاج سے زیادہ مشکل ہے۔ تشخیص ہی نہیں ہوتی۔ پتہ ہی نہیں چلتا کہ یہ بیماری ہے اور اس سے ہماری روحانیت متاثر ہو رہی ہے لیکن بہرحال جس طرح جسمانی بیماریوں کا علاج ضروری ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے۔

جسمانی بیماریوں کے علاج کے لئے ہم حکماء اور ڈاکٹروں کے پاس جاتے ہیں۔ روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے ہمیں خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر ہم سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو۔ ہمیں کوئی ایسی بری عادت نہ پڑ جائے جو ہماری روحانی زندگی کو متاثر کرے۔ ہمیں روحانی طور پر بیمار کر دے۔ صرف اللہ تعالیٰ ہی اس معاملے میں ہماری مدد کرے تو ہمیں یہ احساس پیدا ہو سکتا ہے کہ فلاں فلاں بری بات جو ہم سے سرزد ہوتی ہے۔ اس سے ہمیں چھٹکارا ملنا چاہئے۔

آج کل کے بابرکت ایام میں ہمیں خاص طور پر یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی بیماریوں سے بچائے رکھے۔ اگر خدانخواستہ کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اس کے علاج کی ہماری دل میں فکر پیدا کرے اور ہمیں واقعی اس کا علاج میسر آجائے۔ یہ بابرکت ایام ان دعاؤں کی مقبولیت کے دن ہیں۔

پس اپنی جسمانی بیماریوں کا بھی علاج کیجئے اور روحانی بیماریوں کا بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں طرح تندرست و توانا رکھے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

خطبہ فرمودہ 15۔ جنوری 1993ء میں ہندوستان اور بوسنیا کے مسلمانوں پر دردناک مظالم کاذکر کرتے ہوئے مزید فرمایا:۔

یہ سارے مظالم دن بدن عالم اسلام کو چنگل میں جکڑتے جارہے ہیں۔ اور بے حسی کا یہ عالم ہے کہ مسلمان لیڈران ظالموں کے ساتھ ہیں جو مسلمانوں پر ظلم کر رہے ہیں۔ اور کوئی غیرت نہیں ہے جو ان کے دلوں کو جھنجھوڑے۔ ان کے ضمیر کو بیدار کرے۔ لیکن سوال صرف یہ نہیں ہے سوال عقل کا ہے۔ جہاں غیرت ہے وہاں عقل کا فقدان ہے۔ (-) میں نے اپنے ایک خطبہ میں نصیحت کی تھی۔ کہ اپنے اپنے ملکوں میں اسلامی حکومت کا نام چھوڑو اور اسلام نے انصاف کی حکومت کا جو تصور پیش کیا ہے اس کو پکڑو۔ ورنہ پھر دوسرے ممالک میں ہندو مذہب کی حکومتیں اور عیسائی مذہب کی حکومتیں جب قائم ہونا شروع ہو جائیں گی تو مسلمانوں کو کہیں کوئی جگہ نہ ملے گی۔ لیکن کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ (-) مذہب خدا کی طرف سے ہے اور اسلام سب سے زیادہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ تمام مذاہب خدا کی طرف سے ہیں۔ ناممکن ہے کہ مذہب سچا ہو اور مذہب کے نام پر دوسرے انسانوں سے تفریق کی اجازت دے۔ اس لئے جتنے مذاہب ہیں سب نے آغاز انسانیت کی تعلیم دی ہے۔ انصاف کی تعلیم دی ہے۔ لیکن مذہب کے نام پر بعض مذاہب سے تعلق رکھنے والے انسانوں کو قتل کرنا ان کی عزتیں لوٹنا ان کی جان و مال کو نقصان پہنچانا۔ یہ تو (-) مذہبی تعلیم ہے ہی نہیں، پس مذہب کے نام پر ایسی حکومت جو دوسرے انسان کے حقوق غصب کرنے کی تعلیم دیتی ہو وہ غیر مذہبی غیر اسلامی غیر اصلاحی حکومت ہے (-) پس جہاں بھی آپ مذہب کو غلط سمجھتے ہیں وہ آپ کی سمجھ کا قصور ہے۔ لیکن ایک رہنما اصول ہے جو کبھی دھوکا نہیں دے سکتا کبھی لغزش نہیں کھا سکتا۔ اللہ تمام کائنات میں قدر واحد ہے۔ جس کے رشتہ سے تمام رشتے درست ہو سکتے ہیں۔ اس رشتے کو اگر نظرانداز کر دیں تو سب رشتوں میں زہر گھلے گا۔ اور اس وحدت کا تقاضا یہ ہے کہ عالمی انصاف کی تعلیم دی جائے۔ جو نہ ملکوں کو جانتا ہو نہ مذاہب کو جانتا ہو نہ رنگوں کو جانتا ہو۔ نہ نسلوں کو جانتا ہو۔ تمام دنیا میں قدر واحد ہو۔ اور خدائے واحد و یگانہ کے نام پر انصاف کی تعلیم دی جائے۔ اور انصاف کو سمجھا جائے۔ اور اسے خدا کے نام پر حکومتوں میں نافذ کیا جائے تو یہ ایک ایسی تعلیم ہے جو تمام دنیا کے ہر مذہب کو قابل قبول ہونی چاہیئے۔ کوئی منطقی دلیل کوئی جذباتی دلیل اس کے خلاف چل ہی نہیں سکتی۔ پس پاکستان میں عدل کی حکومت قائم کریں سعودی عرب میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ ایران میں عدل کی حکومت قائم کریں۔ اور پھر دنیا کو اس نام پر اپنی حکومتوں کی اپنے طرز حکومت کی اصلاح کی دعوت دیں۔ یہ وہ طریق ہے جس کے نتیجہ میں دنیا میں اصلاح ممکن ہے۔ اس کے بغیر تو جو فساد چل پڑے ہیں یہ آگے بڑھیں گے اور چلتے چلے جائیں گے۔

اس ضمن میں میں ایک یہ بات سمجھانی چاہتا ہوں کہ میں نے یہ جتنی باتیں کہی ہیں ان کے نتیجہ میں مسلمانوں کے دلوں میں اشتعال پیدا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ اشتعال جہالت ہے۔ اشتعال کے نتیجہ میں عقلیں ماری جاتی ہیں۔ وہی ردعمل دکھانا چاہیئے جس کی اسلام نے اجازت دی ہے اور اسلامی تعلیم کا حسن یہ ہے کہ اس میں کوئی تضاد نہیں ہے جیسا کہ خدا کی کائنات میں کوئی تضاد نہیں۔ ویسا ہی خدا کے کلام میں کوئی تضاد نہیں ہے اور تضاد کا نہ ہونا یہ تعلیم کے سچے ہونے کی قطعی نشانی ہے۔ ایک طرف حضرت اقدس محمد رسول ﷺ نے فرمایا کہ (-) وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے دوسری طرف ایسے مسائل سامنے آتے ہیں کہ ایک وطن میں دوسرے اہل وطن کے خلاف ظلم ہو رہا ہے۔ ایک مذہب دوسرے مذہب پر ظلم کر رہا ہے۔ وہاں آپس کے ان جھگڑوں کا فیصلہ کس اصول پر ہو گا کیا وطن کی محبت کا یہ تقاضا ہو گا کہ ظالموں کا ساتھ دیا جائے یا اگر ظالموں کا ساتھ نہ دیا جائے اور مظلوموں کا دیا جائے تو کیا یہ بات وطن سے غداری کے مترادف ہو گی۔ یہ بڑے گھمبیر مسائل ہیں جو دنیا کے حالات پر نظر ڈالنے سے خود بخود اٹھ کر نظر کے سامنے آتے ہیں۔ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ وطن کی محبت تمہارے ایمان کا حصہ ہے تو دیکھنا یہ ہے کہ وہ ان مسائل سے کیسے نبٹتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کا یہ ارشاد میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس میں ان سب مسائل کی کنجی موجود ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی سے محبت کرو۔ اور اس کی مدد کرو۔ (-) اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو خواہ وہ مظلوم ہو۔ اب یہ حصہ سن کر ایک دم انسان کا ضمیر جھنجھوڑا جاتا ہے اور فوراً یہ ردعمل پیدا ہوتا ہے کہ ہیں ظالم کی مدد؟ بھائی کی مدد تو ضروری ہے۔ یہ بات تو سمجھ آجاتی ہے لیکن بھائی ظالم بھی تو ہو سکتا ہے پھر کیا کریں گے۔ ہاں ظالم کی مدد کرو۔ ظالم کی مدد اس کے ظلم کے ہاتھ روک کر کرو۔ کتنی عظیم الشان تعلیم ہے۔ جو عصبیت کی تعلیم بجائے اچانک ایک دم عالم گیر ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ پہلا فقرہ سن کر لگتا تھا کہ عصبیت کی تعلیم دی جارہی ہے جب اس کی تشریح سنی تو یوں لگا کہ یہ تو ایک حیرت انگیز عالم گیر تعلیم ہے۔ اس کے سوا انسانی مسائل کا حل ممکن نہیں ہے۔

○○○

> اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا بلکہ ادنیٰ ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

زندہ جاوید اسماء گرامی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ازالہ اوہام میں جن کے اسماء گرامی تحریر فرما کر انہیں زندہ جاوید کر دیا ہے۔ ان میں سے آپ اپنے بزرگوں کو تلاش کریں اور یاد رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (ادارہ)

- ○ مولوی نور محمد صاحب مانگٹ۔ پٹیالہ
- ○ مولوی کریم اللہ صاحب۔ امرتسر
- ○ سید عبدالہادی صاحب سولن۔ شملہ
- ○ مولوی محمد عبداللہ خان صاحب۔ پٹیالہ
- ○ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب۔ پٹیالہ
- ○ ڈاکٹر بوڑیخان صاحب۔ قصور ضلع لاہور
- ○ ڈاکٹر خلیفہ رشیدالدین صاحب لاہور حال چکراتہ
- ○ غلام محی الدین خان صاحب فرزند ڈاکٹر بوڑیخان صاحب
- ○ مولوی صفدر حسین صاحب۔ حیدرآباد دکن
- ○ خلیفہ نوردین صاحب۔ جموں
- ○ میاں اللہ دتا صاحب۔ جموں
- ○ منشی عزیزالدین صاحب۔ کانگڑہ
- ○ سید مہدی حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
- ○ مولوی حکیم نور محمد۔ موکل
- ○ حافظ محمد بخش وفات یافتہ۔ کوٹ قاضی
- ○ چوہدری شرف الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم
- ○ میاں رحیم بخش صاحب۔ امرتسر
- ○ مولوی محمد افضل صاحب کملہ۔ گجرات
- ○ میاں اسماعیل صاحب۔ امرتسری
- ○ مولوی غلام جیلانی گھڑونواں۔ جالندھر
- ○ منشی امانت خان صاحب۔ نادون۔ کانگڑہ
- ○ قاری محمد صاحب۔ جہلم
- ○ میاں کرم داد معہ اہل خانہ۔ جہلم
- ○ حافظ نور احمد۔ لدھیانہ
- ○ میاں کرم الٰہی صاحب۔ لاہور
- ○ میاں عبدالصمد صاحب۔ نارووال
- ○ میاں غلام حسین معہ اہلیہ۔ رہتاس
- ○ میاں نظام الدین صاحب۔ جہلم
- ○ میاں محمد صاحب۔ جہلم
- ○ میاں علی محمد صاحب۔ جہلم
- ○ میاں عباس خان۔ کھوہار۔ گجرات
- ○ میاں قطب الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم
- ○ میاں اللہ دتا خان صاحب اڑیالہ۔ جہلم
- ○ محمد حیات صاحب چک جانی۔ جہلم
- ○ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب۔ بھیرہ
- ○ عبدالمغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی
- ○ قاضی چراغ الدین۔ کوٹ قاضی گوجرنوالہ
- ○ میاں فضل الدین صاحب۔ کوٹ قاضی۔ گوجرانوالہ
- ○ میاں علم الدین صاحب کوٹلہ فقیر۔ جہلم
- ○ قاضی میر محمد صاحب۔ کوٹ کہلیان
- ○ میاں اللہ دتا صاحب۔ گوجرانوالہ
- ○ میاں سلطان محمد صاحب۔ گوجرانوالہ
- ○ مولوی خاں ملک صاحب۔ کھیوال
- ○ میاں اللہ بخش صاحب۔ علاقہ بند۔ امرتسر
- ○ مولوی عنایت اللہ صاحب مدرس۔ مانانوالہ
- ○ منشی میراں بخش صاحب۔ گوجرانوالہ
- ○ مولوی احمد جان صاحب مدرس۔ گوجرانوالہ
- ○ مولوی حافظ احمد دین چک سکندر۔ گجرات
- ○ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کھیوال۔ جہلم
- ○ میاں مہردین صاحب۔ لالہ موسیٰ
- ○ میاں ابراہیم صاحب پنڈوری۔ جہلم
- ○ سید محمود شاہ صاحب فتح پور۔ گجرات
- ○ محمد جو صاحب۔ امرتسر
- ○ منشی شاہ دین صاحب۔ دینہ جہلم
- ○ منشی روشن دین صاحب ڈنڈوت۔ جہلم
- ○ حکیم فضل الٰہی صاحب۔ لاہور
- ○ شیخ عبداللہ دیوانچند صاحب کمپونڈر لاہور
- ○ منشی محمد علی صاحب۔ لاہور
- ○ منشی امام الدین صاحب کلرک لاہور
- ○ منشی عبدالرحمٰن صاحب کلرک لاہور
- ○ خواجہ جمال الدین صاحب بی۔ اے۔ لاہور حال جموں
- ○ منشی مولا بخش صاحب کلرک۔ لاہور
- ○ شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی۔ پٹیالہ
- ○ عالم شاہ صاحب کھاریاں۔ گجرات
- ○ مولوی شیر محمد صاحب ہوجن۔ شاہ پور
- ○ میاں محمد اسحاق صاحب اوورسیر۔ بھیرہ حال ممباسہ
- ○ میرزا اکبر بیگ صاحب۔ کلانور
- ○ مولوی محمد یوسف صاحب۔ سنور
- ○ میاں عبدالصمد صاحب۔ سنور
- ○ منشی عطا محمد صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ شیخ مولا بخش صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ سید خصیلت علی شاہ صاحب ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ
- ○ منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر گورداسپورہ
- ○ سید احمد علی شاہ صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ ماسٹر غلام محمد صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ حکیم محمد دین صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ میاں غلام محی الدین صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ میاں عبدالعزیز صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ منشی محمد الدین صاحب۔ سیالکوٹ
- ○ منشی عبدالمجید صاحب اوجلہ۔ گورداسپور
- ○ میاں خدا بخش صاحب بٹالہ۔ گورداسپور
- ○ منشی حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پور کپورتھلہ
- ○ محمد حسین صاحب لنگیاں وال۔ گوجرانوالہ
- ○ منشی زین العابدین محمد ابراہیم۔ انجنیئر۔ بمبئی
- ○ سید فضل شاہ صاحب۔ لاہور
- ○ سید ناصر شاہ صاحب سب اوورسیر۔ اوڑی۔ کشمیر
- ○ منشی عطا محمد صاحب۔ چنیوٹ۔ جھنگ

باقی صفحہ 7 پر

حضرت کرم الٰہی صاحب

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب اپنے دادا حضرت کرم الٰہی صاحب کی زندگی کے ابتدائی حالات لکھتے ہوئے کہتے ہیں۔

"ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب کی پیدائش 1848ء میں بمقام کوٹ فضلہ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی (اقتباس از مضمون ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب الفضل 30 اکتوبر 1928ء) جو کہ موضع ادوالی سے تقریباً دو میل پر جنوب مشرق کی جانب واقع ہے یہ ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا صحیح تعین نہیں ہو سکا۔ آپ کے والد ماجد کا نام قاضی غلام رسول صاحب اور دادا کا نام مولوی فضل دین صاحب تھا۔ یہ بزرگ فکر معاش کے سلسلے میں گوجرانوالہ کے مضافات میں چھوٹے چھوٹے مختلف دیہاتوں میں فروکش رہے ہیں۔ اپنے آبائی وطن قلعہ دیدار سنگھ کے بعد قلعہ دیوان سنگھ کوٹ فضلہ اور آخر کار ادوالی میں مستقلاً آباد ہو گئے۔ جب آپ پیدا ہوئے تو پنجاب کے لگ بھگ تمام علاقوں میں سکھوں کی حکومت رہ چکی تھی اور ابھی تک اسکے اثرات بہت حد تک جوں کے توں موجود تھے۔ بدانتظامی لوٹ کھسوٹ معاشی بدحالی اور قحط سالی کا دور دورہ تھا۔

کرم الٰہی صاحب کے دادا گاؤں کی مسجد کے امام تھے اور ان کے بعد آپ کے والد ماجد بھی جو کہ صاحب علم تھے اپنے مسجد سکول میں سکھوں اور ہندوؤں کے بچوں کو مسلمان بچوں کے ساتھ تعلیم دیتے رہے۔ گوجرانوالہ کے آس پاس کے تقریباً ہر ایک گاؤں میں سکھوں اور ہندوؤں کی اکثریت تھی چنانچہ یہاں کے تمام گاؤں سکھوں کے گاؤں مشہور تھے۔ لیکن ان نیک سیرت بزرگوں کی وجہ سے گاؤں کے ماحول میں بھائی چارہ اور امن کی فضا قائم تھی۔ قحط سالی کی وجہ سے آپ کے والدین بھی گردش ایام کا شکار تھے اور روپے پیسے کی بہت کمی تھی۔

جس دن آپ کی پیدائش ہوئی اس دن چند واقعات ایسے ہوئے جو بہت غیر معمولی تھے۔ آپ کے گھر میں صفائی کرتے ہوئے گھر کی کسی خاتون کو چاندی کا روپیہ ملا اور اسی دن آپ کے گاؤں کے آس پاس کے علاقوں میں خوب بارش ہوئی۔ اس باران رحمت کی وجہ سے خشک سالی اور قحط کے آثار ختم ہوتے نظر آئے۔ چنانچہ آپ کے والدین نے ان نیک شگونوں کی وجہ سے آپ کا نام کرم الٰہی رکھا۔ چونکہ سارے گاؤں میں آپ کے بزرگوں کی وجہ سے احترام اور محبت کی فضاء قائم تھی۔ اس لئے ہندوؤں اور سکھوں نے بھی آپ کی ولادت پر خوشی منائی۔ سکھوں نے آپ کا نام اپنی عقیدت کے اظہار کے لئے سوا کال داس اور ہندوؤں نے خوشحال مل رکھا۔ کرم الٰہی صاحب اپنے والدین کے نہایت فرمانبردار اور بہت خدمت گذار فرزند تھے۔ ان دنوں گھر میں دو گائیں تھیں جن کا وہ انتظام کرتے رات کو افراد کنبہ کے سونے کے لئے بستر چارپائی وغیرہ بچھاتے غرضیکہ تمام کام کاج میں ماں باپ کا ہاتھ بٹاتے۔ کلام الٰہی کی تعلیم گھر پر ہی حاصل کی۔ اس زمانے میں مسجد میں تعلیم دی جاتی تھی آپ کے والد ماجد خود معلم تھے ان سے آپ نے دینی تعلیم حاصل کی اور صغر سنی میں ہی کلام الٰہی اور دینیات کی تعلیم مکمل کرلی۔ (بیان قاضی عطار الرحمان صاحب ولد قاضی تاج دین صاحب ادوالی)

کرم الٰہی صاحب کے والد ماجد قاضی غلام رسول صاحب علم دیندار اور اپنے زمانہ کے اعلیٰ پایہ کے طبیب تھے۔ اکثر مریض ان سے مسجد میں ہی ملاقات کرتے۔ اور وہ بعض مریض مسافروں کو مسجد کے حجروں میں بغرض علاج ٹھہرا لیا کرتے۔ وہ طبابت کے فرائض معاوضے کی غرض سے نہیں بلکہ خدمت کے جذبہ کے تحت اور رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر بجالاتے۔ قرآن پاک اور دینی تعلیم بھی اسی جذبے کے ساتھ انہوں نے عوام میں پھیلائی۔ گھر میں ایک لائیبریری بنائی ہوئی تھی جس میں پرانی کتابیں اور مشہور کتب کے قلمی نسخے موجود تھے۔ برصغیر کے علماء کرام کی کتابیں (جو اس زمانہ تک شائع ہو چکی تھیں) آپ کی لائیبریری میں موجود تھیں۔ وہ زیادہ وقت مسجد میں گزارتے اور باہر سے آنے والے مہمانوں کو نصائح کرتے اور دینی مسائل سمجھایا کرتے۔

قاضی غلام رسول صاحب کی نسبت دوبرجی گاؤں کے قریشی خاندان میں ٹھہری تھی۔ کہتے ہیں کہ عالم شباب میں خود آپ کو تپ دق کا مرض لاحق ہو گیا آپ کے والد بزرگوار نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہ لڑکا مہلک بیماری کا شکار ہے۔ اور کسی پرائی لڑکی کو خوامخوہ زندگی بھر کا روگ نہ لگے لڑکی کے والدین کو حالات سے آگاہ کر دیا۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اس رشتہ کو توڑ دیا جائے۔ مگر لڑکی کے والد نے اس بات پر اصرار کیا کہ وہ شرح صدر سے رشتہ کر چکے ہیں اس لئے بے شک لڑکے کو چارپائی پر ڈال کر لے آئیں انہیں اپنی بیٹی بیاہنے میں ذرہ برابر تامل نہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ شادی کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کو مکمل طور پر صحت عطا فرمائی اور کثیر اولاد سے نوازا۔ (بیان بیگم صاحبہ ڈاکٹر قاضی محمد منیر)

قاضی غلام رسول صاحب کی ساری اولاد فرمانبردار نیک بخت اور ذہین تھی۔ اس طرح آپ کا گھر علم و ادب کا گہوارہ بن گیا۔ اور بے شمار لوگ اس سے فیض یاب ہوئے۔

ادوالی چونکہ سکھوں کا گاؤں تھا اس لئے ہندو سکھ بھی آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔ اور آپ کو اپنا پروہت مانتے تھے۔ یہ ان کی فضیلت کی نشانی تھی۔ آپ نہایت صابر شاکر اور قناعت کرنے والے بزرگ تھے۔ کسی اشد ضرورت کے لئے بھی کسی کے سامنے دست سوال دراز نہ کرتے۔

موضع ادوالی میں ایک مدرسہ بھی آپ نے کھولا جسے آپ خود چلاتے اس مدرسہ سے بے شمار طلباء نے دینی تعلیم حاصل کی اور اپنے کردار کو سنوارا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد حکومت میں آپ کی فہم و فراست علاقے میں اعلیٰ شہرت اور ہردلعزیزی کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ کو علاقے کا قاضی مقرر کیا گیا۔ اسی بناء پر قاضی کا لقب آپ کے خاندان کی زینت بن گیا۔

آپ کے دو بھائی اور بھی تھے۔ جن کا نام فیض رسول اور عبد الرسول تھا فیض رسول کوٹ فضلہ میں ہی آباد رہے پیشہ زمینداری تھا لیکن صاحب علم تھے۔ عبد الرسول نیک خدا رسیدہ اور درویش صفت انسان تھے۔ درس و تدریس اور دعوت الی اللہ کی غرض سے گاؤں گاؤں پھرتے۔ اسی خانہ بدوشی کے عالم میں ایک جگہ رتوکوال (جو ضلع گجرات میں گجرات جلال پور جٹاں روڈ پر واقع ہے) ڈیرا لگا لیا۔ آس پاس کے لوگ عقیدتاً ان کے پاس آتے اور فیض یاب ہو کر جاتے۔ وفات کے بعد اسی جگہ دفن ہوئے ان کی وفات سے لے کر آج تک ہر سال ان کے مزار پر عرس ہوتا ہے۔ اور وہ بابا دتو کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ دتو شاہی فقیر جو کالے لباس میں ملبوس اور بازوؤں پر لوہے کے کڑے پہنتے ہیں اپنے آپ کو ان کی مریدی سے منسوب کرتے ہیں۔ اور اپنے مرشد کے کمالات بیان کرتے رہتے ہیں۔"

یاد رفتگان

مکرم ڈاکٹر مرزا عبد الرؤف صاحب

مرزا عبد الرحیم انور

ابا جان موصوف 1911ء میں گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ وہ بچے ہی تھے کہ ان کے والد محترم ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب محلہ دار الرحمت قادیان میں آباد ہو گئے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب کے دادا مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب مصنف چٹھی... حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر مرزا عبد الکریم صاحب بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے۔ اباجان نے محلہ دار الفضل میں میڈیکل ہال کے نام سے پریکٹس شروع کردی اور قادیان میں دینی خدمات بھی سرانجام دیتے رہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے خاندان سے بہت تعلقات تھے۔ بہت عزت اور محبت کا جذبہ رکھتے تھے۔ اور بچوں کو بھی خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور امامت سے محبت اور وابستگی کا سبق دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں میں غیر معمولی شفاء رکھی تھی۔ اور دور دور سے لوگ علاج کے لئے آیا کرتے تھے۔ طبیعت میں شگفتگی۔ اور مزاج تھا نہایت حلیم اور محبت رکھنے والے وجود تھے۔ ہر ایک کی مدد کیا کرتے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد 1947ء میں کیمبل پور آباد ہوئے اور وہیں دار الفضل میڈیکل ہال کے نام سے پریکٹس شروع کی۔ 1957ء میں امیر جماعت مقرر ہوئے۔ اور پھر 1962ء سے 1994ء تک امیر ضلع رہے۔ اٹک میں جماعت کی بیت الحمد کے لئے بہت کوشش کی اور جماعت کے تعاون سے اس کی تعمیر مکمل ہوئی۔ جو انکی یادگاری سعادت ہے۔ اٹک میں بہت ہر دل عزیز تھے سارے ضلع میں بہت عزت حاصل تھی۔ غریبوں کی ہمیشہ مدد فرماتے تھے۔ مالی قربانی کے لئے بھی پیش پیش تھے اور بہت غنی صفت انسان تھے۔

ہمیں اکثر پرانے بزرگوں کے ایمان افروز واقعات سنایا کرتے تھے۔ اور ان صالح بزرگوں کے نیک اعمال کی پیروی کی تلقین فرماتے۔ معاملات کے بارے میں ہمیشہ صلح کو ترجیح دیتے تھے۔

جنرل ایوب کے دور حکومت میں جب وہ ایک بار کیمبل پور آئے تو اباجان کو بھی مدعو کیا گیا۔ اور شہر کے والی کے اعزاز سے نوازا گیا۔ 1953ء۔ 1974ء اور 1984ء کے آزمائش کے دنوں میں بھی بہت قربانیاں دیں۔ اور نہایت مخالفت میں اپنی جماعت کے حوصلے بلند رکھے۔ احمدیت کی وجہ سے کئی مقدمات ہوئے۔ جن پر ہمیشہ ثابت قدمی دکھائی۔ اس طرح انکے تین بیٹے بھی اسیر راہ مولا رہے۔ جن میں عزیزم مرزا ظفر احمد صرف 15 سال کا لڑکا تھا۔ تین سال تک جیل میں رہا۔

1978ء میں ایک کانفرنس جس میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بھی لندن تشریف لائے تھے۔ اباجان کو بھی اس میں شرکت کا موقع ملا۔ 1992ء میں جب لندن تشریف لے گئے تو کرائیڈن کے علاقہ میں رہائش اختیار کرلی۔ وہاں جماعت کی خدمت کی سعادت بھی پائی۔ حضرت امام جماعت الرابع سے ہماری جب ملاقات ہوتی تو حضرت صاحب اباجان کی بہت ساری یادوں کو تازہ فرماتے اور بتاتے کہ یہ کسقدر بہادر اور پیارے انسان ہیں۔

وفات سے ایک ہفتہ قبل ہسپتال میں داخل ہوئے۔ کمزوری کی وجہ سے عبادت اشارہ سے ہی پڑھتے تھے۔ اس طرح 10 جنوری 1997ء بروز جمعہ فجر کی عبادت کے وقت وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ انکی خواہش کے مطابق جنازہ ربوہ لیجایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ 85 سال سے زائد عمر پائی۔ اپنے پیچھے..... چھ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

حضرت صاحب نے مورخہ 14 جنوری 1997ء عصر کی عبادت سے قبل احاطہ بیت فضل لندن میں جنازہ پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اباجان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آپکے درجات کو بلند کرے۔ اور ہمیں انکے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

OOO

بشریٰ قریشی (کراچی)

ہفت روزہ لاہور 14 ستمبر 1996ء

بچوں کو اولیت دیجئے

ثقافتی، مذہبی اور روحانی تقریبات میں بھی

امی کھانا کب ملے گا۔ بہت بھوک لگی ہے۔

بیٹے دلہن کو دیکھو کتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔ اس کے گوٹے کناری والے کپڑے کیسے پیارے ہیں۔ ماں نے بچے کو چمکارتے ہوئے کہا۔

لفظ دلہن ایک دلکش اور مکمل جملہ ہے کہ ہر کوئی متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سو بچہ بھی بھوک کو نظرانداز کرکے دلہن کو دیکھنے پر محو ہو گیا۔ مگر کب تک؟ تھوڑی ہی دیر بعد جو بھوک نے ستایا تو بچہ پھر ماں کے پاس آکر ضد کرنے لگا کہ کھانا دو۔ ماں نے بہلانے کی بہتیری کوشش کی مگر بچہ بھوک سے بے تاب ہو چکا تھا وہ ضد میں آکر زمین پر بیٹھ گیا اور رونے لگا۔ اس کے پھولے پھولے گالوں پر آنسوؤں کے موٹے موٹے قطروں کی قطار سی لگ گئی۔ زمین پر بیٹھنے سے اس کے صاف ستھرے کپڑے گندے ہو گئے۔ اس پر مستزاد بچے کا بلک بلک کر رونا۔ اتنی ساری خواتین میں ماں کو سبکی کا احساس ہوا تو اس نے ایک زوردار تھپڑ بچے کے گالوں پر جڑ دیا۔

یہ گاؤں کی ایک شادی کی تقریب تھی۔ گھروں میں اطلاع دینے والوں نے بتایا تھا کہ کھانے کا ٹائم دن کے بارہ بجے ہے اور خواتین بچوں کو لے کر گیارہ بجے ہی شادی والے گھر پہنچ گئیں۔ اب ڈیڑھ بج رہا تھا۔ مگر کھانے کا دور دور تک نام و نشان نہ تھا۔ بچے بھوک سے بے تاب ہو کر ماؤں کو تنگ کر رہے تھے۔ کچھ ننھے منے رو رہے تھے۔ صورت حال معلوم کی تو پتہ چلا کہ کھانا تو ایک گھنٹے سے تقسیم ہو رہا ہے مگر مردوں میں۔ میں نے ایک عزیز سے پوچھا کہ خواتین کو کھانا کیوں نہیں دیا جا رہا؟۔ انہوں نے جواباً فرمایا کہ پہلے مردوں کو کھلایا جائے گا بعد میں خواتین کو۔ مگر کیوں؟ ہمارے اس سوالیہ جملے پر انہوں نے ہماری طرف یوں دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کم عقل کہیں کی ۔ اسے ابھی تک یہ معلوم نہیں کہ کھانا پہلے مردوں کو کھلایا جاتا ہے۔ گویا یہ ایک قابل فخر رواج ہے جس کی تقلید کرنا ہمارا فرض اولین ہے۔

برکت کی بات ایک اور تقریب میں بچوں کو بھوک سے بے تاب دیکھ کر ہم نے خاتون خانہ سے درخواست کی کہ بچوں والی ماؤں کو کھانا کھلا دیں بچے تنگ کر رہے ہیں انہوں نے خشمگیں نگاہوں سے ہماری طرف دیکھا کیسی بے برکتی کی باتیں کرتی ہو۔ کھانا پہلے مردوں کو دیا جاتا ہے اس سے برکت پڑتی ہے۔ ہمیں برکت کا یہ فلسفہ تو سمجھ میں نہ آیا البتہ بچوں کا بھوک سے بے تابی کا اظہار ضرور رنجیدہ کر گیا مردوں کو پہلے کھانا کھلانے سے کھانے سے کیسے برکت پڑتی ہے ہندوؤں کے بارے میں پڑھا ہے کہ وہ اپنی کسی چیز میں برکت ڈالنے کے لئے پہلے دیوتاؤں کو بھینٹ دیتے ہیں شاید یہ بھی کوئی ایسی ہی برکت ہو جو اللہ کے نام کی بجائے مردوں کو پہلے کھانا کھلانے سے پڑتی ہے۔ شادی ہال میں بیٹھ کر پہلے دلہن کا انتظار۔ پھر کھانے کا انتظار اس انتظار کی کیفیت کسی سولی پر لٹکنے کی کیفیت سے کسی طور کم نہیں آپ نے اکثر شادی کے کارڈوں پر کھانے کا وقت رات کو آٹھ بجے پڑھا ہوگا مگر کیا کھانا واقعی رات کے آٹھ بجے مل جاتا ہے۔ ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ دس بجے (شب) کے قریب تو دلہن بیوٹی پارلر سے تشریف لاتی ہیں۔ پھر دلہن کو دیکھتے دیکھتے گیارہ بج جاتے ہیں۔ اور کھانا کہیں دکھائی نہیں دیتا ایسے میں بچوں کی حالت کا اندازہ صاحب اولاد مائیں ہی لگا سکتی ہیں۔ بچوں کو جتنا بہلایا جائے وہ اتنا ہی مچلتے ہیں۔ بنی سنوری بیچاری مائیں کوئی بچہ ساڑھی کا پلو کھینچ رہا ہے تو کوئی قمیض کا دامن اور کوئی دوپٹے کا کونہ کھینچ کر اپنی بھوک سے آگاہ کر رہا ہے۔ خدا خدا کرکے کہیں کھانے کا نعرہ سنائی دیا۔ مگر وائے قسمت کہ یہاں بھی وہی "پہلے مردوں کو" والی نچ اور پھر رات کے کوئی بارہ بجے کے قریب بچوں اور خواتین کو کھانا ملتا ہے۔ ایسے میں بہت سے بچے تو رو دھو کر سو چکے ہوتے ہیں۔ اور کچھ روتے دھوتے میزوں کی جانب لپک پڑتے ہیں۔

مذہبی مجالس میں بھی یہ تو شادی کی تقریبوں کا حال ہے ہم نے تو پاکیزہ اور روحانی مجالس میں بھی ایسا ہی ہوتے دیکھا ہے۔ پچھلے دنوں ایک مذہبی جلسہ کے موقع پر جہاں خواتین کے لئے سننے کا اہتمام بھی تھا۔ دیکھا کہ بیچاری خواتین انتہائی وقار اور احترام کے ساتھ جلسے کی کارروائی سن رہی ہیں بچے بھی بڑے ذوق و شوق سے دین کی باتیں سن رہے ہیں۔ تقریب کے اختتام پر کھانے کا انتظام تھا۔ مگر تقریب رات کے دس بجے اختتام کو پہنچی اور لوگ کھانے کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ بچوں نے اسی طرح بھوک سے بے تاب ہو کر رونا شروع کر دیا۔ جوں جوں دیر ہوتی گئی۔ بچوں کی بے تابی بڑھتی گئی خیمے کے دوسری طرف بچوں کے رونے کی آوازیں مردوں تک پہنچ رہی تھیں۔ جو اسی ترجیح کی بنیاد پر کھانا کھانے میں مشغول تھے کہ پہلے کھانا مردوں کو دیا جائے سمجھ میں نہ آسکا کہ آخر کیوں؟ کیا مرد حضرات بھوک سے بچوں سے زیادہ بے تاب ہو جاتے ہیں کہ ان سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی ہوتی۔ یا پھر وہ دیوتاؤں کا درجہ رکھتے ہیں "لیڈیز فرسٹ" کا مقولہ تو ہم نے بھی سنا مگر اس پر عمل کس ملک میں ہوتا ہے؟

البتہ ایک بے ہودہ اور بے حجاب مثال اپر کلاس میں ضرور دیکھنے میں آئی ان مخلوط محفلوں میں کھانا بروقت میزوں پر چن دیا جاتا ہے۔ اگر درمیانی وقفہ طویل ہو جائے تو مہمانوں کی مختلف مشروبات سے تواضع کی جاتی ہے اور بچے صرف ماؤں کو ہی تنگ نہیں کرتے اپنے والد صاحبان کو بھی اتنا ہی زچ کرتے ہیں جتنا کہ ماؤں کو۔

تمام مردوں پر الزام نہیں نہیں معلوم آٹھ نو بجے کا وقت دے کر کھانا رات کے بارہ بجے دینا کس شائستہ تہذیب کی علامت ہے اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ پہلے مرد حضرات کو کھلایا جاتا ہے پھر خواتین کو۔ بات صرف خواتین کی ہوتی تو کوئی مضائقہ نہ تھا۔ ایثار عورت کی فطرت ہے۔ شوہر گھر آئے تو سب سے پہلے کھانا اسی کو دیا جاتا ہے۔ مگر یہ تقریبات تو گھر نہیں ہوتیں اور پھر بچے تو کسی کی اولیت کو نہیں جانتے اور نہ ہی کسی کی برتری اور اہمیت کو۔ انہیں تو بس بھوک لگنے پر کھانا ملنا چاہئے۔ خدا جانے تقریبات میں اس بات کو کیوں ملحوظ نہیں رکھا جاتا۔ مرد تو ویسے ہی بڑے مضبوط توانا اور جری ہوتے ہیں۔ مگر ان مضبوط توانا اور جری مردوں کو ان بچوں پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جو بھوک سے بے تاب ہو کر رونے دھونے کے ذریعہ اس کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اور جن کے رونے دھونے کی آوازیں ان مردوں کے کانوں کو سنائی دے رہی ہوتی ہیں جو ان سے پہلے کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔

یہ الزام تمام مردوں پر نہیں ہے سینکڑوں بزرگ اس غلط رواج کو واقعی ناپسند کرتے ہیں۔ لیکن ابھی تک کس بزرگ کو یہ کہنے کی جرأت نہیں ہوئی کہ کھانے کے معاملہ میں اولیت بچوں کو ملنی چاہئے۔ دیکھیں کب ہوتی ہے!!!

بابرکت ایام میں مقدس عہد

(از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)

"حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرمایا کرتے تھے کہ اصلاح نفس کا یہ بھی ایک عمدہ اور تجربہ شدہ طریق ہے کہ دوست (بابرکت) مہینہ میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کے دور کرنے کا عہد کیا کریں۔ اس عہد کے متعلق کسی دوسرے شخص پر اظہار کرنے کی ضرورت نہیں (کیونکہ ایسا کرنا خدا تعالیٰ کی ستاری کے خلاف ہوگا) صرف اپنے دل میں خدا کے ساتھ عہد کرنا چاہئے۔ کہ میں آئندہ ایسی فلاں کمزوری سے اجتناب کروں گا۔ اور کمزوری کا انتخاب ہر شخص اپنے حالات کے ماتحت خود کر سکتا ہے۔ مثلاً عبادات میں سستی۔ مقامی امراء سے عدم تعاون۔ جھوٹ بولنے کی عادت کاروبار میں دھوکا دینے کی عادت۔ بہتان تراشی۔ وعدہ خلافی۔ رشوت ستانی۔ فحش کلامی۔ گالی گلوچ۔ غیبت بدنظری۔ ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی۔ بیوی کے ساتھ بدسلوکی۔ والدین کی خدمت میں غفلت۔ عورتوں کے لئے اپنے خاوندوں سے نشوز۔ بے پردگی۔ بچوں کی تربیت میں غفلت۔ سگریٹ اور حقہ نوشی۔ سینما دیکھنے کی عادت۔ سودی لین دین وغیرہ وغیرہ۔ سینکڑوں قسم کی کمزوریاں ہیں جن میں ایک شخص مبتلا ہو سکتا ہے ان میں سے کوئی سی کمزوری اپنے خیال میں رکھ کر دل میں خدا کے ساتھ عہد کیا جائے کہ میں خدا کی توفیق سے آئندہ اس کمزوری سے کلی طور پر مجتنب رہوں گا۔ اور پھر اس مقدس عہد کو مرتے دم تک اس طرح نبھائے کہ اپنی اس نیکی اور وفاداری سے خدا تعالیٰ کو راضی کرے یہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا بتایا ہوا نسخہ ہے۔ پس اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما!!

(منقولہ از الفضل 25۔ دسمبر 1965ء)

ooo

حبیب الرحمان غوری

ممنونِ احسان

خاکسار کو 1991ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی توفیق ملی اور وہ بھی اس طرح کہ خاکسار ان کارکنان میں شامل تھا۔ جو یہاں سے ڈیوٹی کی غرض سے قادیان جا رہے تھے۔ ربوہ سے ہمارے نگران مکرم رفیق احمد ثاقب صاحب نائب ناظر مال آمد تھے۔ ہماری ڈیوٹی خالصہ سکول جو کبھی بورڈنگ ہاؤس تحریک جدید ہوتا تھا میں مہمان نوازی پر تھی۔ وہاں پہنچے تو سکول کے صحن میں شامیانے لگے ہوئے تھے اور اسی میں ہم ان مہمانوں کو کھانا کھلاتے جن کی رہائش خالصہ سکول میں تھی۔ 30 دسمبر شام کو ہمیں بتایا گیا کہ صبح چونکہ یہ سکول انتظامیہ کو واپس کرنا ہے اس لئے صبح بغیر شامیانوں کے مہمانوں کو کھانا کھلایا جائے گا۔ چنانچہ اسی فیصلہ پر عمل ہوا اور اگلی صبح یعنی 31 دسمبر کو بغیر شامیانے کے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اس روز دھند بہت پڑی ہوئی تھی اور سردی بے انتہا۔ میزیں جن پر کھانا کھلایا جا رہا تھا ان پر کورا جما ہوا تھا۔

خاکسار یہ سردی برداشت نہ کر سکا اور اسی وجہ سے شدید بخار نے آلیا۔ ڈیوٹی کے بعد ہمیں بتایا گیا کہ اب ہم یہاں سے بہشتی مقبرہ قادیان میں بنائی گئی عارضی رہائش گاہ میں جائیں گے اور باقی ایام وہیں گزریں گے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھا کہ یہ عارضی رہائش گاہیں بارش کی وجہ سے بھیگ چکی ہیں پرالی جو نیچے بچھی ہوئی تھی گیلی ہو چکی تھی اسے ادھر ادھر کرکے کچھ انتظام لیٹنے کا کیا لیکن کیونکہ مجھے سخت بخار تھا اس لئے یہ سردی برداشت سے باہر ہو رہی تھی میرے سب ساتھی خیمے سے باہر جا چکے تھے صرف مکرم رفیق ثاقب صاحب ابھی وہاں موجود تھے انہوں نے اپنا بستر تیار کیا اور مجھے فرمایا کہ میں بیت الدعا جا رہا ہوں دیر سے واپس لوٹوں گا۔ میرے ساتھ عجیب اتفاق یہ بھی ہوا کہ میرے پاس صرف ایک ہلکا سا کمبل تھا جو اس سردی کو روکنے میں مددگار ثابت نہ ہو رہا تھا۔ اور بخار تھا کہ بڑھتا جا رہا تھا۔ میں نے رفیق ثاقب صاحب کا بستر خالی دیکھا تو سوچا کہ جب تک وہ نہیں آتے اس میں لیٹ جاتا ہوں جب وہ آئیں گے خالی کر دوں گا۔ لیکن یہ سوچ

باقی صفحہ 7 پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سوڈان اور ایتھوپیا میں جنگ

سوڈان اور ایتھوپیا کی افواج کے درمیان باضابطہ طور پر جنگ چھڑ گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس لڑائی میں ایتھوپیا کے 17 فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہو گئے ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان یہ لڑائی اس وقت شروع ہوئی جب سوڈان نے ملک کے جنوب مغرب میں باغیوں کے خلاف کارروائی شروع کی۔ اس سے قبل سوڈان نے ایتھوپیا اور اریٹریا پر الزام لگایا تھا کہ وہ سوڈان کے باغیوں کی مدد کر رہے ہیں۔ سوڈان نے کہا تھا کہ ایتھوپیا کا ملک سوڈان کے باغیوں کو اسلحہ اور گولہ بارود سپلائی کر رہا ہے۔

سوڈان کے جنگی طیاروں نے ملک کی مشرقی سرحد پر ایتھوپیا کی سرحد کے قریب باغیوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔

سوڈان کو اسلامی انتہا پسندی کی پالیسیاں رکھنے والا ملک قرار دیا جاتا ہے۔ مغربی ملکوں کے نزدیک سوڈان بھی ایران کی طرح اسلامی بنیاد پرستی کا داعی ہے۔ اس لئے امریکہ نے یہ بھی اعلان کیا تھا کہ وہ سوڈان کی حکومت کے خلاف ایتھوپیا اور اریٹریا کو اسلحہ فراہم کرے گا۔ یاد رہے کہ ایتھوپیا عیسائی اکثریت کا ملک ہے جبکہ اریٹریا مسلم ملک ہے جس نے ایتھوپیا کی حکومت سے کئی سال تک چھاپہ مار جنگ کے بعد آزادی حاصل کی تھی۔

OOO

بلغراد میں مظاہرے

سربیا کے دارالحکومت بلغراد میں جو ماضی میں یوگوسلاویہ کا دارالحکومت ہوا کرتا تھا' گزشتہ روز مزید پر تشدد مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین پر پولیس کے لاٹھی چارج سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ ان ہنگاموں کی وجہ یہ ہے کہ سربیا کے صدر نے 14 شہروں میں ان بلدیاتی انتخابات کے نتائج کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا جن میں اپوزیشن نے کامیابی حاصل کی تھی۔ یہ احتجاج کئی روز سے جاری ہے۔ ان میں طلباء بھی پیش پیش ہیں جو اپوزیشن کی حمایت کر رہے ہیں۔ مغربی ملکوں نے سربیا کے صدر پر زور دیا ہے کہ وہ جمہوری کردار کا مظاہر کریں اور بلدیاتی انتخابات کے نتائج کو تسلیم کریں۔ لیکن سربیا کی حکومت اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہے اور اس کا کہنا ہے کہ یہ انتخابات کالعدم قرار دیئے جا چکے ہیں۔

OOO

سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت

اقوام متحدہ کے بااختیار ادارے سلامتی کونسل میں پانچ بڑی طاقتوں کو مستقل رکنیت حاصل ہے۔ یہ طاقتیں ویٹو کا اختیار بھی رکھتی ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی معاملے پر ساری سلامتی کونسل متفق بھی ہو جائے تب بھی ان میں سے کسی ایک ملک کو اگر وہ بات پسند نہ ہو تو وہ بات پاس نہیں ہو سکتی۔ یہ مستقل رکن ممالک امریکہ' روس' چین' برطانیہ اور فرانس ہیں۔

گزشتہ کچھ عرصے سے یہ مطالبات سامنے آ رہے ہیں کہ تیسری دنیا کے ممالک اور یورپی ممالک میں سے بھی مزید رکن ایسے لئے جائیں جن کو مستقل رکنیت یعنی عالمی معاملات میں ویٹو کا حق دیا جائے جو ممالک مستقل رکنیت حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں ان میں جاپان' بھارت' جرمنی سرفہرست ہیں۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے' جن کا تعلق افریقہ کے ایک چھوٹے سے ملک گھانا سے ہے کہا ہے کہ تیسری دنیا کے ممالک میں سے سلامتی کونسل کے مزید مستقل رکن شامل کئے جائیں۔ انہوں نے اس نظریے کی پرزور وکالت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان ملکوں کی نمائندگی سے بدلتے ہوئے عالمی منظر نامے کے تقاضے پورے ہو سکیں گے۔ انہوں نے یہ بات امریکہ کے تین روزہ دورے کے اختتام پر کہی۔ امریکی سینٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے چیئرمین سینٹر جیس ہیلس نے اس نظریے کی سخت مخالفت کا اعلان کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کا یہ بیان بڑی طاقتوں کے لئے ایک وارننگ اور خطرے کی دھمکی ہونے کے علاوہ خود اقوام متحدہ اور سیکرٹری جنرل کے لئے بھی ایک خطرے کا اعلان ہے۔ کیونکہ ماضی کے سیکرٹری جنرل مصر کے بطروس غالی امریکہ کی مخالفت کے باعث ہی اپنا عہدہ چھوڑنے پر مجبور ہوئے اور اگرچہ ساری دنیا ان کو دوسری مدت کے لئے سیکرٹری جنرل بنانا چاہتی تھی لیکن امریکہ نے اس کی سختی سے مخالفت کی تھی۔ کوفی عنان کی پانچ سالہ مدت کے پہلے ہی مہینے میں انہوں نے یہ ایک ایسی بات کہہ دی ہے کہ جس سے امریکہ ان کا مخالف ہو سکتا ہے۔ اور اگر ایسا ہوا تو کوفی عنان کی امریکی ایک ارب ڈالر حاصل کرنے کی خواہش بھی ناکام ہو سکتی ہے۔ حالانکہ بطروس غالی کی علیحدگی کے بعد اب امریکہ اس بات پر راضی ہو گیا تھا کہ وہ یہ واجبات ادا کر دے گا اور اس کے نتیجے میں اقوام متحدہ کی مالی پوزیشن بہتر ہونے کی امید پیدا ہو چکی تھی۔

OOO

ہانگ کانگ کی عبوری اسمبلی کی طرف سے صدر کا انتخاب

جولائی سے مشرق بعید کا مالدار جزیرہ اور معروف صنعتی مرکز ہانگ کانگ برطانیہ کی طرف سے چین کو واپس کرنے کی تیاریوں کے طور پر ہانگ کانگ کا کاروبار حکومت سنبھالنے کے لئے چین نے ایک عبوری اسمبلی قائم کی ہے۔ اس قانون ساز ادارے نے جنوبی چین کے شہر میں اپنے پہلے اجلاس میں انتظامی کونسل کے ایک سابق رکن فرینک کو اپنا صدر منتخب کر لیا ہے۔ برطانیہ نے کہا ہے کہ یہ عبوری اسمبلی غیر قانونی ہے۔ برطانیہ نے اس انتظام کو مسترد کرنے کا اعلان کیا ہے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 30- جنوری 1997ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔
- 1-00 رات۔ اردو کلاس۔
- 2-00 درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بمقام بیت الفضل لندن 97-1-29(دوبارہ)۔
- 3-30 المائدہ۔ سبزی کری(دوبارہ)۔
- 4-15 عربی پروگرام قصیدہ نظم۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔
- 7-00 درثمین حصہ 27(دوبارہ)۔
- 7-30 کینیڈین ڈیسک
- 8-00 صبح۔اردو کلاس(دوبارہ)۔
- 9-00 عربی پروگرام۔قصیدہ۔نظم۔
- 9-15 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔97-1-29(دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع(دوبارہ)۔
- 12-00 (دوپہر)۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (95-4-21)۔
- 1-00 المائدہ۔سبزی کری(دوبارہ)۔
- 1-45 لقاء مع العرب(دوبارہ)۔
- 2-50 اردو کلاس۔(دوبارہ)۔
- 3-50 بنگالی پروگرام۔
- 4-30 لائیو درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن۔ 30-1-1997ء
- 6-00 اگلی شفٹ کے پروگراموں کی تفصیل۔
- 6-05 تلاوت۔خبریں
- 6-30 چینی پروگرام۔(-)اصول کی فلاسفی۔
- 7-00 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن (89-12-1)۔
- 8-00 کوئز۔زیر عنوان خطبات جمعہ۔
- 8-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 19۔ (94-4-22) (حصہ اول)۔
- 9-00 لقاء مع العرب(نیا)۔
- 10-00 بوسنین پروگرام۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ترتیل کلام الٰہی(دوبارہ)۔

جمعہ 31-جنوری 1997ء

- 12-00 رات۔ جرمن پروگرام۔ باسکٹ بال۔ انٹرویو۔احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
- 1-00 اردو کلاس(نیا)۔
- 2-00 درس کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 1997-1-30(دوبارہ)۔
- 3-45 فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت الفضل لندن(89-12-1)۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 5-30 چلڈرنز کارنر۔ترتیل کلام الٰہی(دوبارہ)۔
- 6-00 لقاء مع العرب۔
- 7-00 کوئز۔خ جمعہ(دوبارہ)۔
- 7-30 حضرت صاحب کی طرف سے الزامات کے جوابات سیشن 19۔(94-4-22)حصہ اول۔دوبارہ۔
- 8-00 (صبح)اردو کلاس(دوبارہ)۔
- 9-15 درس کلام الٰہی۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ 1997-1-30(دوبارہ)۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ترتیل کلام الٰہی(دوبارہ)۔
- 12-00 (دوپہر) تقریر بابت بابرکت ایام از مولانا عبدالسلام طاہر۔
- 1-00 بزم سخن۔چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام۔
- 2-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
- 3-00 اردو کلاس(دوبارہ)۔
- 3-50 بنگالی پروگرام۔
- 4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 5-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 5-30 درود اور نظم۔
- 6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع لائیو از بیت الفضل لندن 1997-1-31۔
- 7-15 (رات) ملاقات۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو دان دوستوں کے ساتھ 1997-1-10۔
- 8-15 بیت بازی۔کراچی بمقابلہ ربوہ۔
- 9-00 لقاء مع العرب۔(نیا)۔
- 10-00 سواحیلی پروگرام۔
- 10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
- 11-00 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
- 11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

OOO

اطلاعات و اعلانات

بقیہ صفحہ 3

- شیخ نور احمد صاحب جالندھر حال ممباسہ
- منشی سرفراز خان صاحب۔ جھنگ
- مولوی سید محمد رضوی صاحب۔ حیدر آباد
- مفتی فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ۔ بھیرہ
- حافظ محمد سعید صاحب بھیرہ حال لندن
- مستری قطب الدین صاحب۔ بھیرہ
- مستری عبد الکریم صاحب۔ بھیرہ
- مستری غلام الٰہی صاحب۔ بھیرہ
- میاں عالم دین صاحب۔ بھیرہ
- میاں محمد شفیع صاحب۔ بھیرہ
- میاں نجم الدین صاحب۔ بھیرہ
- میاں خادم حسین صاحب۔ بھیرہ
- بابو غلام رسول صاحب۔ بھیرہ
- شیخ عبد الرحمٰن صاحب۔ بھیرہ
- مولوی سردار محمد صاحب۔ لون میانی
- مولوی دوست محمد صاحب۔ لون میانی
- مولوی حافظ محمد صاحب۔ بھیرہ حال کشمیر
- مولوی شیخ قادر بخش صاحب۔ احمد آباد
- منشی اللہ داد صاحب کلرک چھاؤنی شاہ پور
- میاں وریام۔ خوشاب
- حافظ مولوی فضل دین صاحب۔ خوشاب
- سید دلدار علی صاحب بلہور۔ کانپور
- سید رمضان علی صاحب بلہور۔ کانپور
- سید جیون علی صاب پلول۔ حال الہ آباد
- سید فرزند حسین صاحب چاند پور الہ آباد
- سید اہتمام علی شاہ صاحب موہر ونڈا الہ آباد
- نجف علی صاحب۔ کٹڑہ محلہ الہ آباد
- شیخ گلاب صاحب۔ کٹڑہ محلہ الہ آباد
- شیخ خدا بخش صاحب۔ کٹڑہ محلہ الہ آباد
- حکیم محمد حسین صاحب۔ لاہور
- میاں عطا محمد صاحب۔ سیالکوٹ
- میاں محمد دین صاحب۔ جموں
- میاں محمد حسن صاحب عطاء۔ لدھیانہ
- سید نیاز علی صاحب بدایوں۔ حال رامپور
- ڈاکٹر عبد الشکور صاحب۔ سرسہ
- شیخ حافظ الہ دین صاحب بی۔ اے۔ جھاوریاں
- میاں عبد السبحان۔ لاہور
- میاں شہامت خان۔ نادون
- مولوی عبد الحکیم صاحب دہاوار علاقہ بمبئی
- قاضی عبد اللہ صاحب۔ کوٹ قاضی
- عبد الرحمٰن صاحب پٹواری۔ سنوری
- برکت علی صاحب (وفات یافتہ) تھہ غلام نبی
- شہاب الدین صاحب تھہ غلام نبی
- صاحب دین صاحب تہال۔ گجرات
- مولوی غلام حسن (وفات یافتہ) دینانگر
- نواب دین صاحب مدرس۔ دینانگر
- احمد دین صاحب۔ منارہ
- عبد اللہ صاحب قرآنی۔ لاہور
- کرم الٰہی صاحب کمپازیٹر۔ لاہور
- سید محمد آفندی۔ ترکی
- عثمان عرب صاحب۔ طائف شریف
- عبد الکریم خان صاحب (وفات یافتہ)۔ چمارو
- عبد الوہاب صاحب۔ بغدادی
- میاں کریم بخش صاحب (وفات یافتہ) جمالپور ضلع لدھیانہ
- عبد العزیز صاحب عرف عزیز الدین۔ ناسنگ
- حافظ غلام محی الدین صاحب۔ بھیرہ حال قادیان
- محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس کالکا ریلوے۔
- احمد دین صاحب۔ چک۔ کھاریاں
- محمد امین کتاب فروش۔ جہلم
- مولوی محمود حسن خانصاحب مدرس ملازم پٹیالہ
- محمد رحیم الدین۔ حبیب والہ
- شیخ حرمت علی صاحب کراری۔ الہ آباد
- میاں نور محمد صاحب غوث گڑھ۔ پٹیالہ
- مستری اسلام احمد صاحب۔ بھیرہ
- حسینی خان صاحب۔ الہ آباد
- قاضی رضی الدین صاحب۔ اکبر آباد
- سعد اللہ خان صاحب۔ الہ آباد
- مولوی عبد الحق صاحب ولد مولوی فضل حق صاحب مدرس سامانہ۔ پٹیالہ
- مولوی حبیب اللہ صاحب (وفات یافتہ) محافظ دفتر پولیس۔ جہلم
- رجب علی صاحب پنشنر ساکن جھونسی کہنہ ضلع الہ آباد
- ڈاکٹر سید منصب علی صاحب پنشنر الہ آباد
- میاں کریم اللہ صاحب سارجنٹ پولیس۔ جہلم۔

بقیہ صفحہ 5

کر سردی کی وجہ سے جسم میں کپکپاہٹ سی محسوس ہوئی کہ پھر کیا کروں گا۔ بہر حال مکرم رفیق ثاقب صاحب کے بستر میں لیٹ گیا۔ رات تقریباً ایک بجے مکرم رفیق ثاقب صاحب خیمے میں داخل ہوئے اور مجھے اپنے بستر پر لیٹا پایا۔ میں انہیں دیکھ کر اٹھنے لگا تو فرمانے لگے نہیں نہیں تمہیں تو بخار ہے میں کچھ اور انتظام کرلیتا ہوں۔ یہ کہکر انہوں نے اپنا جائے نماز نیچے بچھالیا اور گدا اوپر لیکر لیٹ گئے۔ سردی انہیں تنگ کرنے لگی تھوڑی دیر کے بعد اتنا فقرہ ان کے منہ سے نکلا کہ سردی نے مروادیا لیکن مجھے ایک لفظ تک نہیں کہا۔ صبح کی عبادت کے وقت اٹھے اور عبادت پر چلے گئے واپس آکر فرمانے لگے میرا انتظام ہوگیا ہے اب یہ بستر تم اپنے پاس رکھو اور واپسی پر بس سٹینڈ پر لیتے آنا۔

آج جب بھی خاص طور پر جلسہ کے ایام یا کسی سفر کے دن ہوں تو مکرم رفیق ثاقب صاحب کا میرے ساتھ یہ احسان کا سلوک بہت یاد آتا ہے۔ اور دل سے یہ دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور مقبول خدمت دین کی توفیق دیتا چلا جائے (آمین)

> واقفین (نو) بچے ایسے ہونے چاہئیں جو غریب کی تکلیف سے غنی نہ بنیں لیکن امیر کی امارت سے غنی ہوجائیں۔
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

درخواست دعا

○ محترم ملک احسان الحق صاحب آف جاکے چیمہ ضلع سیالکوٹ حال راولپنڈی بہت عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور اب بوجہ فالج بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو محض اپنے فضل سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان داخلہ

○ NFC انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجیکل ٹریننگ ملتان نے 4 سال B.Sc کیمیکل انجینئرنگ میں سال اول میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ یہ ادارہ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے الحاق شدہ ہے۔ تعلیمی قابلیت میں درخواست دہندہ کا F.Sc ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ 350 روپے کے عوض ادارہ سے واقع خانیوال روڈ ملتان یا 400 روپے کا بینک ڈرافٹ بنام ادارہ ارسال کرکے منگوائے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 مارچ 1997ء ہے۔ غیر ملکی اور بیرون ملک پاکستانی طلبہ کے لئے آخری تاریخ 2۔اپریل 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ کالج آف ٹیکسٹائل انجینئرنگ فیصل آباد نے B.Sc. ٹیکسٹائل انجینئرنگ سال اول میں داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ تمام صوبوں سے تعلق رکھنے والے طلبہ کے علاوہ فاٹا اور آزاد کشمیر سے تعلق رکھنے والے طلبہ بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں انٹرمیڈیٹ (پری انجینئرنگ) کم از کم 60 فی صد نمبر (بغیر NCC) حاصل کیا ہونا لازمی ہے۔ داخلہ سے قبل انگریزی، فزکس، کیمسٹری اور میتھ میں ٹیسٹ دینا لازمی ہوگا۔ یہ ٹیسٹ لاہور، کراچی، پشاور، کوئٹہ اور اسلام آباد میں ہوگا۔ داخلہ فارم کالج سے -/200 روپے کے عوض یا -/225 روپے کا ڈیمانڈ ڈرافٹ بنام پرنسپل کالج ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 13- مارچ 97ء ہے۔ فارم کے ساتھ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ جمع کروانا لازمی ہے۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ مکرمہ شاہدہ ندیم صاحبہ صدر لجنہ رائے ونڈ اہلیہ محمد اعظم ندیم صاحب طویل علالت کے بعد مورخہ 97-1-27 وفات پاگئیں ان کا جسد خاکی 97-1-27 کی شام کو ربوہ لایا گیا اور 97-1-28 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین ہوئی اور تدفین کے بعد مکرم میر عبد الباسط صاحب نے دعا کروائی۔ موصوفہ مکرم منصور احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد احمد دین صاحب وریاہ چک نمبر37 سرگودھا حال دار الصدر ربوہ 97-1-26 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ ان کا جنازہ بیت المہدی میں 97-1-26 کو مکرم مقصود احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا۔ موصوف موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی اور تدفین کے بعد مکرم مولانا دین محمد صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

بقیہ صفحہ 1

صبری سے کام لیتا ہے اور ہلوع ہے۔ (۔) وہ حریص بن جاتا ہے اور بخیل بن جاتا ہے۔ اور اس طرح پر وہ ہلوع ہے۔" ان آیتوں میں بھی بنیادی طور پر بڑا وسیع مضمون بیان ہوا ہے اور ساری طاقتوں کو یہ دو لفظ اپنے احاطہ میں لئے ہوئے ہیں لیکن اس وقت اس تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اصل بات یہاں یہ بیان کی گئی ہے کہ تمہیں جو فطرتی طاقتیں دی گئی ہیں وہ خدا نے دی ہیں اور ان طاقتوں کے استعمال کے لئے ان طاقتوں کی نشوونما کے لئے۔ ان طاقتوں سے دنیا جہان کی نعمتیں اس زندگی میں بھی حاصل کرنے کے لئے اس نے ہر دو جہان کی ہر چیز کو تمہارا خادم بنا دیا ہے لیکن چونکہ تم صاحب اختیار بھی ہو۔ چونکہ تمہیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر تم اپنی بد قسمتی سے اپنے خدا سے پرے جانا چاہو تو جاسکتے ہو اس لئے ضروری تھا کہ تمہیں دعا کی طاقت بھی دی جاتی۔

(از خطبہ 24 نومبر 1978ء)

○○○

ہومیو پیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، بلک شوگر گولیاں اور کتابیں
خصوصی رعایت کیساتھ
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار۔ ربوہ فون 211399 212399

خبریں

ربوہ : 30 - جنوری-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سات رکنی فل بنچ نے سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کی وہ رٹ درخواست مسترد کر دی ہے جس میں انہوں نے صدر مملکت کے ہاتھوں اپنی حکومت کی برطرفی کو چیلنج کیا تھا۔ سات میں سے چھ ججوں نے فیصلہ دیا ہے کہ قومی اسمبلی بحال نہیں ہو سکتی۔ صدارتی اقدام درست ہے۔ آٹھویں ترمیم میں شامل آئین کے آرٹیکل 58(بی)2 کا استعمال درست کیا گیا ہے۔ فیصلہ میں کہا گیا ہے کہ بے نظیر دور میں غیر قانونی طور پر فون ٹیپ کرنا ججوں کو ہراساں کرنے کی کوشش تھی۔ پارلیمنٹ سے ججوں کا احتساب بھی غیر آئینی تھا۔ کراچی میں ماورائے قانون ہلاکتوں کے شواہد موجود ہیں۔ کرپشن کا الزام بھی درست ہے۔ صدر نے اسمبلی توڑنے کے لئے جو مواد پیش کیا وہ جائز اور قانونی ہے۔ صدر اپنے اقدام کے جواز میں بعد میں آنے والا مواد بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ نواز شریف کیس کی طرح ریلیف مانگا گیا ہے لیکن اس وقت کے اٹارنی جنرل نے اعتراف کیا تھا کہ نواز شریف کی 17۔ اپریل والی تقریر اسمبلی توڑنے کا جواز نہیں تھی۔ سابق وزیر اعظم کے وکیل کا یہ موقف درست نہیں کہ اسمبلی صرف اس وقت توڑی جا سکتی ہے جب حکومتی مشینری بریک ڈاؤن کا شکار اور مارشل لاء کا خطرہ ہو۔

○ سپریم کورٹ کے سات رکنی بنچ کے فیصلے سے اختلاف کرنے والے واحد جج مسٹر جسٹس ضیاء محمود مرزا تھے۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنا اختلافی فیصلہ بعد میں لکھیں گے۔

○ فیصلے سے قبل بے نظیر کے وکیل نے جوابی دلائل کا حق استعمال کرتے ہوئے ڈی جی انٹیلی جنس بیورو کا بیان حلفی پیش کیا جس میں انہوں نے اقرار کیا تھا کہ معزول وزیر اعظم نے انہیں کسی کا ٹیلی فون ٹیپ کرنے کا حکم نہیں دیا۔

○ سپریم کورٹ نے حکومت توڑنے کے بارے میں چار فیصلے کئے ہیں ماضی میں صدر ضیاء الحق نے محمد خان جونیجو کی حکومت توڑی سپریم کورٹ نے برطرفی کو ناجائز قرار دے دیا مگر اسمبلی بحال نہ کی۔ بے نظیر حکومت برطرف ہوئی سپریم کورٹ نے وقت کے بعد فیصلہ دیا برطرفی کو جائز قرار دیا۔ نواز شریف کی حکومت برطرف ہوئی سپریم کورٹ نے صرف 37 دن کے اندر اسمبلی بحال کر دی۔ بے نظیر کی حکومت دوبارہ برطرف ہوئی الیکشن سے چار دن قبل برطرفی کو جائز قرار دے دیا۔

○ نواز شریف کی حکومت بحال کرنے کے خلاف صرف جسٹس سجاد شاہ وہ واحد جج تھے جنہوں نے اس کی مخالفت کی۔

○ تحریک انصاف کے صدر عمران خان نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو، صدر لغاری، نواز شریف اور چوہدری شجاعت حسین نے مہران بینک کے کروڑوں روپے ہڑپ کر لئے۔ سپریم کورٹ اس بارے میں انکوائری کرے۔

○ سابق وزیر اعظم اور پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں فیصلے کا پہلے ہی پتہ تھا۔ سب کچھ ٹائم ٹیبل کے مطابق ہو رہا ہے۔ اب صدارتی نظام آئے گا۔ تحریک چلانے کا آپشن کھلا ہے۔ صدر لغاری کی موجودگی میں نتائج ہمیں قبول نہیں ہیں۔ ہم ہاریں یا جیتیں لغاری کرسی چھوڑ دیں۔ نگران حکومتوں سے سیاسی لوگ کک آؤٹ کئے جائیں۔ بیوروکریٹ کی حکومت بنائی جائے تو انتخابی نتائج قبول کریں گے۔ منگل کی رات ایک صوبے کے گورنر نے فون پر بتایا کہ میرے خلاف قتل کا مقدمہ درج ہو گا۔ پارٹی کے رہنما گرفتار کئے جائیں گے۔ ہمیں سیاسی طور پر ختم نہیں کر سکتے تو عدالتی پر کرتے ہیں۔ ایک صوبے کے چار وزرائے اعظم بحال نہیں ہوئے نواز شریف کو بحال کیا گیا۔ وکیل نے کہا کہ ماورائے عدالت قتل کی کوئی شہادت نہیں پھر بھی صدر کا الزام صحیح قرار دیا گیا حقائق خود بول رہے ہیں۔ صدر الیکشن میں دھاندلی کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں تین فروری کا انتظار ہے۔ آزادانہ الیکشن ہوئے تو ہمیں 90 اور نواز شریف کو 60 سیٹیں ملیں گی۔ پاکستان میں سن 1950ء والی غلطیاں دوہرائی جا رہی ہیں۔ دو فروری کو صدر قوم سے کہیں گے کہ میں نے اپنا کام کر دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں جسٹس سجاد علی شاہ کو چیف جسٹس نہیں بنانا چاہتی تھی۔ انہوں نے پی سی او کے تحت حلف اٹھایا تھا۔ میں نے جسٹس سعد سعود جان کا نام تجویز کیا تو صدر کہنے لگے وہ قادیانی ہیں۔

○ پیپلز پارٹی سینیئر وزیر ملک مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ الیکشن یا بائی کاٹ یہ بات اب سوچنی پڑے گی۔

○ سپریم کورٹ کے فیصلے کے روز سپریم کورٹ کے گیٹ کے باہر پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے ہنگامہ کئے رکھا۔ انہوں نے فیصلے کے بعد صدر اور چیف جسٹس کے خلاف نعرے لگائے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ناہید خان کی موجودگی میں پولیس پر پتھراؤ ہوتا رہا۔ پولیس بار بار ڈنڈے چلاتی رہی۔

○ مسلم لیگ نواز گروپ کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ آج بے نظیر کے لئے کوئی دکھی نہیں الیکشن میں مکمل چھٹی کرا دیں گے۔

○ بے نظیر بھٹو کی درخواست مسترد ہونے کے بعد انتخابی مہم میں تیزی آگئی ہے۔

○ سپریم کورٹ نے ذوالفقار کھوسہ کے خلاف ہائی کورٹ کا فیصلہ معطل کر کے ان کو انتخاب لڑنے کی اجازت دے دی ہے۔ ان کے وکیل نے بتایا کہ کھوسہ نے قرضہ نہیں بلکہ سود اور مارک اپ معاف کروایا تھا۔

○ عمران خان کے ایک سابق قریبی ساتھی خورشید انور نے بتایا ہے کہ میں نے عمران خان کے کہنے پر دلشاد بیگم کا جعلی انٹرویو تیار کیا جس میں نواز شریف کا اس سے تعلق ظاہر کیا گیا۔

○ بی بی سی اور وائس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ اب الیکشن یقینی ہو گئے ہیں۔ انتخابی مہم اب صحیح رنگ دکھائے گی۔

○ امریکی جریدے ٹائم نے لکھا ہے کہ صدر کو بے نظیر سے یہ شکایت تھی کہ ان کا انداز آمرانہ اور متکبرانہ تھا۔ لیکن ضروری نہیں کہ نواز شریف بے نظیر کی نسبت زیادہ فرماں بردار وزیر اعظم ثابت ہوں۔ ابھی سے ان کے انداز میں غرور کا انداز واضح ہو چکا ہے۔ وہ ہجوم کی طرف جس نیم گرمجوشی سے ہاتھ ہلاتے ہیں اس سے لگتا ہے کہ جیسے ملکہ برطانیہ کے سامنے ان کی رعایا ہو۔

○ ایشین نیوز نیٹ ورک نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ پاکستان کے الیکشن کے منظرنامے پر نواز شریف انتخابی دوڑ میں بہت آگے نکل گئے ہیں۔ عمران بھی ووٹ توڑ نہیں سکیں گے۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ۔ ربوہ
فون : 213156

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر
فون : 211842

SHARIF GOLDSMITH
AQSA ROAD RABWAH
PH: Off. 212515 Res. 212300

ضرورت ملازمین
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ کو لیبر اور سیکورٹی گارڈ میں صحت مند اور محنتی افراد کی ضرورت ہے سیکورٹی گارڈ میں کام کرنے کے خواہشمند افراد کا اپنا اسلحہ لائسنس ہونا ضروری ہے
ضرورت مند افراد مورخہ ۱۵ فروری ۹۷ء تک درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں۔
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ
3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد
فون فیکٹری : 0438-531522
رہائش : 04524-806

پلاٹ برائے فروخت
کمرشل پلاٹ نمبر 46 رقبہ 1 کنال برلب سڑک اقصیٰ روڈ سے ۴۰/۵۰ گز کے فاصلہ پر واقع دارالرحمت شرقی الف ربوہ شہر۔
رابطہ :
بابر شیخ شیخوپورہ شہر
فون رہائش : 53794

مخصوص ریڈی میڈ ملبوسات (بچگانہ۔ زنانہ۔ مردانہ) پر سالانہ
کلیرنس سیل شروع ہوگئی ہے
(ریٹ انتہائی کم)
سیل — سیل
شہزاد گارمنٹس محسن بازار ربوہ
فون : 212039

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
دشمن مرض لیکوریا
یونانی سیلکوریا
مطب حمید
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون : 0431-254534 / 0431-218666

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی
خرید و فروخت کا با اعتماد
ادارہ
ڈالر ایکسچینج
پروپرائیٹر : ملک عبد الصمد
آفس نمبر A-6 گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائیل : 0300-661524